

موجودہ جہاد میں ہمارے فرائض

از حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب

قرآن کریم میں حجِ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "اے ایمان والو جب کسی جماعت سے تمہارا مقابلہ ہو جائے تو تم ثابت قدم رہو اور کثرت سے اللہ کو یاد کرو تاکہ تم کو کامیابی ہو" اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دشمن سے جنگ کی تمنا نہ کرو اور اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگو۔ لیکن جب جنگ چھڑ جائے تو ثابت قدم رہو اور یہ سمجھ لو کہ جنت تلواروں کے سایہ میں ہے۔ (بخاری و مسلم)

ان ارشادات سے جنگ کے متعلق تین ہدایات حاصل ہوئیں۔ اول یہ کہ اپنی طرف سے دشمن سے جنگ کی تمنا اور خواہش نہ کرو۔ بلکہ اللہ تعالیٰ سے عافیت اور سلامتی مانگو۔ دوسرے یہ کہ جنگ چھڑ جائے تو پھر ثابت قدم ہو کر لڑو۔ تیسرے یہ کہ کثرت سے اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے رہو۔ ہندوستان کی مسلسل بدعہدی اور مسلمانوں پر مظالم اور پاکستانی ریاستوں پر جارحانہ کارروائیوں کو پاکستان اٹھارہ سال تک مصالحانہ گفت و شنید کے ذریعہ حل کرنے کی کوشش کرتا رہا۔ مگر بحارتِ مسلسل اپنی جارحانہ تیاریوں میں مشغول رہا اور بالآخر اس نے آزاد کشمیر پر اور مغربی پاکستان پر براہِ راست بغیر اعلانِ جنگ کئے ہوئے حملے شروع کر دیئے۔

پاکستان کے صدر محترم فیض مارشل محمد الیوب خاں صاحب نے حالات کا جائزہ لیکر ملک میں ہنگامی حالات کا اعلان کر دیا۔ اور پاکستان کے کلمہ لا ایلہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنے والے دشمن کو مسلمانوں کو اس جہاد کی تیاری کی دعوت دے دی۔ جن حالات میں یہ اعلان کیا گیا ہے وہ بلاشبہ ارشادِ قرآنی اور ہدایاتِ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عین مطابق ہے۔

اس لئے پاکستان کے مسلمانوں پر فوری طور پر جہاد فرض ہو گیا۔ قرآن و حدیث

کے احکام کے مطابق جو امر وی کے ساتھ حجم کے مقابلہ کرنا اور ہر حال میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا ہمارا وظیفہ بن گیا۔ لیکن جہاد میں سب سے اہم چیز نظم و ضبط کو قائم رکھنا اور تقسیم کار کے اصول پر کام چلانا ہے۔ سب کیلئے محاذ جنگ پر پہنچنا نہ ضروری ہوتا ہے نہ مفید، اس لئے ضروری ہے کہ ملک کے تمام مسلمان صدر محترم کی قیادت پر مکمل اعتماد رکھتے ہوئے حکومت کے اعلانات کے مطابق کام کریں۔ جن لوگوں کو جو کام سپرد کیا جائے وہی ان کا جہاد ہے۔ اس کو اخلاص کے ساتھ انجام دیں اور مندرجہ ذیل فرائض کو ہر شخص ہر حال میں انجام دینے کی پابندی کرے۔ اور دوسرے مسلمان بھائیوں سے عمل کرانے کی فکر کرے۔

۱۔ اللہ پر ایمان اور اس کی یاد اور اسی پر ہر کام میں بھروسہ مومن کا سب سے بڑا سرمایہ ہے۔ ایسے ہنگامی حالات میں اسکی ضرورت سب سے زیادہ ہے۔ اس لئے ہمارے عوام، حکام اور افواج سب کا اولین فرض یہ ہے کہ اس سے غافل نہ ہوں۔ دعا کو اپنا بہت بڑا ہتھیار سمجھیں۔ جماعت کے ساتھ نمازوں کا اور ان کے بعد اجتماعی دعاؤں کا اہتمام کریں۔ اور غضب الہی کو دعوت دینے والے گناہوں سے خصوصاً عورتوں کی بے حجابی، بے حیائی، شراب اور رقص و سرور کی محفلوں سے، معاملات میں دھوکہ، فریب اور دوسری معاشرتی خرابیوں سے پرہیز کر لیا بھی اہتمام کریں اور دوسرے مسلمانوں کو بچانے کی بھی کوشش کریں۔

۲۔ حکومت نے ہر شہر کے مختلف حصوں میں شہری دفاع کے مراکز قائم کئے ہیں۔ ہر شہر کے نوجوانوں کو چاہئے کہ ان مراکزوں سے رابطہ قائم رکھیں اور ان کی ہدایت کے مطابق امداد کے لئے تیار رہیں۔

۳۔ مجاہدین کی مالی امداد اور دوسری ہر قسم کی امداد کو بھی صحیح حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ اور جہاد ہی قرار دیا ہے۔ ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے کسی غازی کو سامان دے دیا اس نے بھی جہاد کیا۔ اور جس شخص نے کسی غازی کے اہل و عیال اور گھر کی حفاظت کی اس نے جہاد ہی کیا۔ (بخاری و مسلم)

اور ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ جہاد کیلئے جو پیسہ خرچ کیا جائے اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کا ثواب سات سو پیسے کے برابر ہوگا۔ (ترمذی - ابوداؤد - نسائی)

اس لئے ہر مسلمان کا فرض ہے کہ اس جہاد میں مالی امداد کی انتہائی کوشش کرے اور کم از کم یہ کام تو فوراً ہی کرے۔ www.rasailojaraid.com میں اسی طرح فیشنوں کی

پابندی میں اور مغرب کی درآمد شدہ ہنگی اور گندمی معاشرت میں ہماری قوم کا لاکھوں روپیہ روزانہ برباد ہوتا ہے۔ ان چیزوں کو چھوڑ کر سادہ اسلامی معاشرت اختیار کریں اور یہ رقم بچا کر جہاد کے کام میں لگائیں۔

۴۔ جنگ کے حالات میں عموماً تجارتی حلقوں کے اندر ذخیرہ اندوزی کی فکر پیدا ہو جاتی ہے۔ ضروری سامان کا اسٹاک کرنے اور گراں قیمت پر فروخت کرنے لگتے ہیں۔ یہ ملک و قوم کی بدترین دشمنی اور جہاد کی راہ میں بڑی رکاوٹ بن جاتی ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عام حالات میں بھی اس کو سخت حرام اور قابل لعنت جرم قرار دیا ہے۔ (مشکوٰۃ) اور ایک حدیث میں ہے کہ اس طرح کی ذخیرہ اندوزی کہ نوالا اگر پھر سارا مال بھی اللہ کی راہ میں صدقہ کر دے تو بھی اس گناہ کا کفارہ نہیں ہوگا۔ (مشکوٰۃ) خصوصاً جنگ و جہاد کی حالت میں ایسا کرنا مسلم عوام اور حکومت کی مشکلات میں اضافہ کرنا دوسرا گناہ ہو جاتا ہے۔ ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ موجودہ چیزوں کی قیمتوں میں اضافہ نہ کیا جائے۔ اور اگر سامان کی کمی سے کچھ مشکلات پیش آئیں تو سب امیر و غریب اس کو یکسانیت کے ساتھ برداشت کریں۔

۵۔ دفاعی سیاست حالات کے تحت اور تابع چلا کر رہی ہے۔ اس کا سمجھنا ہر شخص کا کام نہیں۔ بھگواندہاری حکومت اور افواج اس کام کو بڑی ہوشمندی اور جرأت کے ساتھ انجام دے رہی ہیں۔ اس لئے قیاس آرائیوں اور غلط سلط افواہوں میں اپنا وقت ضائع نہ کریں اور بچے ہوئے وقت کو اللہ کی یاد اور دعائیں صرف کریں۔

۶۔ اعلان کے مطابق راست کو بلیک آؤٹ کی مکمل پابندی کریں اور اس طرح قدرتی طور سے اکثر کاروبار بند ہوں گے۔ لکھنے پڑھنے کا کام بھی آسان نہیں ہوگا۔ اور لوگوں کو خالی وقت ملے گا۔ اس فرصت کو بیکار ضائع نہ کریں۔ اللہ کے ذکر اور اپنی فتح اور دشمن کی شکست کیلئے الحاح و زاری سے دعاؤں میں صرف کر کے دین و دنیا حاصل کریں۔ حفظ تلاوت قرآن اور نوافل اور قضائے عمری کی نمازوں کے لئے بھی یہ فرصت غنیمت ہے۔

۷۔ ایسے حالات میں ایک خاص دعا صبح کی نماز میں پڑھنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ سے ثابت ہے جس کو قنوتِ نازلہ کہا جاتا ہے۔ تمام مساجد میں اہتمام کے ساتھ نماز صبح کے اندر یہ دعا پڑھی جائے۔